تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی

از: مولانا محمد پرتاپ گڑھی
فیض العلوم، نیرل

کوئی بھی چیز جب تک اپنے دائرہ میں ہوتی ہے؛ تبھی تک وہ اچھی ہوتی ہے۔ خدانخواستہ وہ چیز اگر اپنے حدود اور دائرے سے نکل گئی؛ تو وہی چیز بعض مرتبہ بدترین ''شر'' کی صورت اختیار کرلیتی ہے؛ اسی لیے کہا گیا ہے کہ ''ہر وہ خیر جو اپنے حد سے نکل جائے؛ شر ہے''۔ چنانچہ بچہ سے محبت رکھنا فطری جذبہ اور طبعی عمل ہے؛ لیکن محبت میں آکر ''دوا'' بچے کو نہ پلانا، یا حصول علم کے لیے اسے اسکول و مدرسہ نہ بھیجنا یہ خیر نہیں؛ شر ہے، بچہ کے ساتھ بھلائی نہیں؛ برائی ہے، محبت نہیں؛ ظلم ہے۔ چونکہ یہ وہ محبت ہے؛ جو اپنے حدود اور دائرہ سے باہر ہے۔

تہذیب جدید کے ٹھیکہ داروں نے بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ دینے کے لیے عورتوں کے حقوق کے عنوان سے ایسے پرُفریب سبز باغ تیار کردئے ہیں؛ جو نہ صرف اپنے دائرہ وحدود سے باہر ہیں؛ بلکہ ان کے اسباب بھی اپنے دائرہ سے باہر ہیں؛ جس کی وجہ سے انسانی نظام زندگی میں شدید قسم کی بے چینی اور بدنظمی پیدا ہوتی چلی جارہی ہے۔

مرد وعورت کو اللہ تعالی نے ایک دوسرے کے لیے پیدا فرمایا ہے، دونوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے آئندہ آنے والی نسل کی نہ صرف بقا کا سامان کریں ؛ بلکہ ان کو بہتر سے بہتر انسان بنانے اوران کی تہذیب وتعلیم کی راہ میں اپنی گراں قدر خدمات انجام دیں؛ اسی لیے اللہ تعالی نے ان کی جسمانی ساخت جدا رکھی ۔ مرد کو سخت مشقت اور محنت کے کام تفویض ہوئے؛ اس لیے اس کو جسم کی صلابت اور عقل کی پختگی عطا ہوئی؛ عورتوں کے ذمہ نرم ونازک کام متعین ہوئے؛ اس لیے اس کو لطیف جسم، نرم طبیعت اور عقلی ضعف ملا۔ یہی نہیں ؛ بلکہ مردوں اور عورتوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے انتہائی کشش اور جذب کا مادہ بھی رکھا؛ تاکہ یہ مشکل ترین مرحلہ بحسن وخوبی انجام پزیر ہو؛ البتہ اس کشش اور جذب سے متمتع ولطف اندوز ہونے کے لیے نکاح اور شادی کی

حد متعین کردی اور عورت کو حکم دے دیا کہ وہ اپنے حسن و جمال کو اسی حد کے اندر ظاہر کریں؛ ورنہ یہ حسن و جمال ان کے استحصال کا سبب بن جائے گا۔

مگر جنسی تاجروں نے عورتوں کو لاکر بازار میں کھڑا کردیا اور بے حیائی و بے غیرتی کا طوفان برپا کردیا؛ چنانچہ جب اس طرف سے حدود کی خلاف ورزی ہوئی اور قدم دائرہ سے باہر نکلا، پھر کشش و جذب نے اپنا رنگ دکھایا؛ تو جانب مخالف کی طرف سے بھی حدود سے تجاوز ہوا۔ مگر ظالموں نے قانون یکطرفہ بنایا اور کہا کہ عورتیں چاہے جتنی حدیں پار کرجائیں؛ ان پر کوئی دار و گیر نہیں ؛ البتہ اگر مردوں نے اپنے کو قابو میں نہیں رکھا ؛ تو ان کے خلاف کاروائی ہوگی ۔ اس غیر منصفانہ فیصلہ اور ظالمانہ کاروائی کی وجہ سے مرد و عورت ایک دوسرے کے لیے وبالِ جان اور ہلاکت کا باعث بن گئے ، جن کو اللہ نے ایک دوسرے کے انس کے لیے پیدا کیا تھا؛ وہ ایک دوسرے کے لیے باعثِ وحشت بنتے جارہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا انسانی المیہ ہے؛ جس پر اگر قابو نہ پایا گیا؛ تو انسانیت تباہ ہوجائے گی۔ پچھلے دنوں اس سلسلے میں ایک اہم خبر یہ آئی تھی :

دست درازی کے الزام کا خوف مرد پائلٹوں کو کام کے مقررہ ضابطہ کی خلاف ورزی پر مجبور کررہا ہے؛ جس کی وجہ سے مسافروں کی جان خطرے میں پڑسکتی ہے۔ ضابطے کے مطابق پائلٹ یا معاون پائلٹ اسی وقت ''کاک پیٹ'' سے نکل سکتا ہے ؛ جب عملے کا کم از کم ایک رکن کاک پیٹ میں موجود ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاز اڑانے والا شخص اگر اچانک بیمار پڑ جائے تو وہاں کوئی شخص موجود ہو؛ جو حالات کو سنبھال سکے اور دوسرے پائلٹ کو فوری طور پر بلا سکے۔ مگر دیکھا یہ جارہا ہے کہ خانگی ''ایئر لائنس'' کے مرد پائلٹ ''ایئر ہوسٹس'' (میزبان خواتین) کو باہر ہی رکھتے ہیں۔ انھیں ڈر ہے کہ کہیں کوئی ایئر ہوسٹس ان پر کوئی الزام نہ لگا دے اور انھیں بدنامی اور جوابدہی کا سامنا کرنا پڑے۔ ان کے مطابق ''اگر الزام غلط ہوا تب بھی صفائی دینے اور اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے میں کافی پریشانی کا سامنا کرپڑسکتا ہے۔ کئی پائلٹوں نے جسٹس گنگولی اور ترون تیج پال جیسے ہائی پروفائل معاملات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ان واقعات نے انھیں اپنے ''تحفظ'' پر مجبور کردیا؛ بھلے ہی اس کی وجہ سے کچھ دیر کے لیے مسافروں کی خان خطرے میں پڑجائے (انقلاب بمبئی: ۹/۱/۱۴ء)

آپ حیران نہ ہوں؛ درحقیقت یہ نتیجہ ہے اس عریانی و بے حیائی کے طوفان کا؛ جو انسانی فطرت اور اسلامی طبیعت سے بغاوت کرتے ہوئے آزادی اور روشن خیالی کے نام پر برپا کیا گیا

تھا۔ اور جسے آج مسلمان بھی ترقی کا راز سمجھ کر درآمد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

معاشرے میں بے حیائی اور بے شرمی کے سدباب کے لیے پچھلے سال ستائیس ممالک پر مشتمل یورپی یونین کی پارلیمنٹ میں ایک رپورٹ پیش ہوئی تھی، یہ رپورٹ ڈچ ممبر ''کارتیکا تمارا'' نے تیار کی تھی۔ انھوں نے کہا: ''میرے پاس اس بات کا کوئی جواب موجود نہیں کہ ہم کس طرح عورت کو اس کی کھوئی ہوئی عزت واپس دلاسکیں گے یا اپنے بچوں کو بے حیائی کے اس چنگل سے کیسے آزاد کراسکیں گے''۔ بے حیائی کی یلغار پر برطانیہ کے وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون بھی گزشتہ سال چیخ اٹھے تھے۔ انھوں نے برطانیہ کے تمام گھروں میں تمام فحش ویب سائٹس پر پابندی اور اس مقصد کے لیے ''فیملی فرینڈ لی فلٹرز'' سمیت مختلف تدابیر اختیار کیے جانے کا اعلان کیا تھا۔

ان واقعات اور حالات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ فطری اور طبعی حدود سے تجاوز کے نتیجہ میں پیدا شدہ بے حیائی کے کلچر نے جو سنگین صورت حال اختیار کرلی ہے؛ اس کا شدید احساس ہونے کے باوجود اس سے نجاب پانا اب مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ ہر معقول شخص سمجھ سکتا ہے کہ صنفی معاملات میں فطرت کے منافی یہ رویہ معاشرہ کو مکمل طور پر تباہ کر رہا ہے اور مغربی تہذیب کے بارے میں اقبال مرحوم کی یہ پیش گوئی حقیقت بنتی نظر آرہی ہے:

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا

❁ ❁ ❁